www.novelsclubb.com
رنگین تصور
ناولز کلب
از قلم ہمنہ ملک
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

رنگین تصور

از قلم

ہمنہ ملک

www.novelsclubb.com

قسط نمبر 2

یہ فجر کا وقت تھا۔بہت تیز ہوائیں چل رہی تھی۔آسمان سیاہ تھا۔اور بجلی چمک رہی تھی۔ بادل کے گرجنے کی آواز اس نیم اندھیرے کمرے میں سوئی ہوئی لڑکی کی نیند میں مخل ہونے کی کوشش میں تھی۔اس نے بیڈ پر لیٹے لیٹے کُشن پکڑ کر اپنے کانوں پر رکھ دیا۔اس کا بس نہیں چلتا تھا تھا کہ کانوں میں روئی کے بڑے بڑے گولے ٹھونس کے اس آواز کا رستہ روک لے۔اس کی ہتھیلیاں نم ہونے لگی تھی۔آواز کانوں کی چیر رہی تھی۔وہ ہڑ بڑا کر اٹھ گئی۔ چھوٹے سیاہ بالوں میں ہئیر بین لگایا ماتھے پر پسینے کے ننھے قطرے نیم اندھیرے کمرے میں واضح نظر آرہی تھے۔اس نے چند گہری سانسیں لیں۔

اسی کمرے کے ساتھ والے کمرے میں جھانک کر دیکھا جائے تو فجر کی آزان کی آواز نیم اندھیرے کمرے میں بیڈ پر لیٹے ہیزام سلیمان کی سماعتوں میں گونجی تو وہ اٹھ بیٹا کچھ دیر آنکھوں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کو ملتا رہا اور پھر اٹھ کر کمرے کی لائٹ جلائی کمرہ روشن ہوا تو سارے منظر واضح ہوئے۔ بادل گرجنے کی آوازیں بلند ہونے لگی کہ کمرے کا دروازہ زور زور سے بجنے لگا۔

ہیزام متوازن چال چلتا دروازے کی جانب بڑھا وہ جانتا تھا کہ دروازے کے اس پار کون ہوگا۔

اس نے تحمل سے دروازہ کھولا جیسے کھٹکھٹانے والا توڑ بھی دے تو اس کے سکون میں کمی نہیں آئے گی۔

سامنے جنت سلیمان رف ٹراؤزر شرٹ پہنے کھلے بالوں کو ہئیر بین کی مدد سے پیچھے کو کئے کھڑی تھی۔

اس سے پہلے کے وہ کچھ سمجھ پاتا وہ اس کے سینے سے لگی۔

ہیزام نے مسکراتے ہوئے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

"کیا ہوا؟" اس نے دھیمے لہجے میں پوچھا

"بھائی ڈر لگ رہا ہے" معصومیت بھرے لہجے میں خوف واضح نظر آتا تھا۔

"کس سے؟"

"بادلوں سے" اس نے ایسے ہی اس کے سینے سے لگی جواب دیا

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اندر آجاؤ" ہیزام نے اسکو کندھوں سے پکڑ کر سامنے کھڑا کیا اور پھر اندر جاتے ہوئے بولا وہ بھی اسکے پیچھے چل رہی تھی۔

مؤذن آزان کے آخری چند کلمات ادا کر رہا تھا

"سنو کتنی پیاری آواز ہے" ہیزام اسکے سامنے بیڈ پر بیٹھ کر آنکھیں بند کر کے بولا

"کس کی؟"

"آزان کی" احترام، نرمی اور عقیدت سے دو لفظ ادا کیے گئے ہونٹوں پر ہلکا سا تبسم تھا

جنت نے اپنی آنکھیں ہیزام کی طرح بند کر کے آزان کی آواز سنی۔

"تمہیں ایسا نہیں لگ رہا اللہ تعالیٰ تمہیں بلا رہے ہیں؟" ہیزام نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھتے ہوئے پوچھا

"لگ رہا ہے"

"جاؤ پھر نماز پڑھو جا کر"

"لیکن مجھے ڈر لگ رہا ہے" اس نے انگلیاں مسلتے ہوئے کہا

"ابھی بھی؟"

www.novelsclubb.com

"جی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ڈر ہے آپ کی ایک دو بات سے ختم نہیں ہو جائے گا"اس نے منہ بسورتے ہوئے کہا

"ایک بات بتاؤ بادلوں میں گرج کس کے پیدا کرنے سے ہے"پہلے وہ اس کی بات پر مسکرایا پھر سنجیدگی سے کہا

"اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے سے"

"اور آزان کی آواز تمہارے کانوں نے کس کے حکم سے سنی"

"اللہ تعالی کے حکم سے"یہ تو بچوں والے سوال ہیں جو آپ مجھ سے پوچھ رہے ہیں والے انداز میں کہا

"اب سوچو کہ اللہ بڑا ہے یا یہ بادل"

"ظاہر سی بات ہے اللہ تعالیٰ"اب کی بار وہ اکتائے ہوئے لہجے میں بولی تھی

"تو پھر تمہیں بجائے ڈرنے کے محسوس کرنا چاہئیے کہ اللہ تعالی نے اس دنیا میں کتنی مختلف آوازیں بنائیں ہیں جہاں ایک آواز ڈراتی ہے تو دوسری دل کو سکون دیتی ہے"وہ کسی ٹرانس میں کہہ رہا تھا جیسے واقعی محسوس کر رہا ہو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جنت مسکرائی اور چلی گئی کیونکہ بادلوں کی آواز کم ہو چکی تھی نہیں تو ہیزام کوئی دیوتا نہیں تھا جو ڈر چٹکیوں میں ختم کر دیتا۔

اس کے سر پر اور بازو پر پٹی ابھی تک بندھی ہوئی تھی وہ اپنی وارڈروب کے قریب گیا الماری کا پٹ کھولا اور اس میں سے سفید کرتا شلوار نکالا اور باتھ روم میں گھس گیا۔

کچھ دیر بعد وہ کرتا شلوار میں ملبوس اپنے بڑھے ہوئے بالوں کو پیچھے جمائے نماز پڑھ رہا تھا پھر نماز کے بعد اپنے ہاتھوں کو دعا کی صورت پھیلایا۔

"اللہ تعالیٰ آپ بہت رحیم ہیں۔ مجھے معاف فرما دیجئے میں ہاسپٹل میں نمازیں ادا نہیں کر سکا میں بہت گناہگار ہوں۔ آپ سے بخشش کا طلبگار ہوں۔ مجھ پر رحم فرمائیے میں اپنے گناہوں کا بوجھ اپنے کندھوں پر نہیں اٹھا سکتا۔ مجھے معاف فرما دے میرے پالنے والے بے شک تو نے مجھے ہر بار بخشا ہے اس بار بھی تو مجھے بخش دے۔ تو وہ زات ہے جو مجھ سے بے پناہ محبت کرتا ہے اس نے دعا کے بعد ہاتھ اپنے چہرے پر پھیرے اور اٹھ کھڑا ہوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایک سکون سا دل میں اتر چکا تھا جو توبہ کرنے والوں کے دلوں پر اترتا ہے۔ یہ سکون توبہ قبول ہونے کی نوید ہوتی ہے۔

جنت سلیمان اپنے کمرے میں دوپٹے کو چہرے کے گرد پھیلائے جلدی جلدی میں نماز پڑھ رہی تھی۔ نماز کے بعد اس نے رٹی رٹائی دعا مانگی اور جائے نماز سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اب بارش شروع ہو چکی تھی۔

بارش کی تیز بچھاڑ کی آواز بیڈ پر سوئی زمل کی سماعتوں سے ٹکرائی تو وہ ایک جھٹکے سے اٹھی تھی۔ اس کے ہاتھ پر پسینہ آیا ہوا تھا، بھاری تنفس اور کپکپاہٹ کا شکار جسم وہ بہت خوف زدہ لگ رہی تھی۔ کمرے میں موجود کھڑکی پر بلائینڈرز سے بارش کو دیکھتے ہوئے اس نے خوف سے آنکھیں بند کرلیں

زندگی اس کے لئے بہت خوفزدہ تھی یا پھر وہ کسی خوف کو سر پر مسلط کیے ہوئے تھی۔ وہ کافی دیر گھٹنے سینے سے لگائے بیٹھی رہی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ پھر کچھ لمحات میں اسکی آنکھیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بھیگ گئیں اور کمرہ اسکی سسکیوں سے گونج اٹھا۔ وہ کافی دیر روتی رہی اور جب وہ آنسو بہا بہا کر تھک گئی تو خشک آنکھیں لئے باتھ روم میں آئینے کے سامنے کھڑی تھی۔ وہ اپنے عکس کو آئینے میں دیکھ رہی تھی ہیزل براؤن آنکھیں ہر قسم کے جذبات سے عاجز تھیں۔

ہاں! جو دنیا کے سامنے سخت ہوتے ہیں وہ بھی تنہائیوں میں رو پڑتے ہیں۔ جنہیں دنیا بے رحم کہتی ہے وہ اپنی حالت پر تنہائی میں رحم کھاتے ہیں۔ ہاں مظبوط لوگ بھی خوف زدہ ہوتے ہیں۔ کسی نہ کسی ڈر سے، کسی کے وجود سے، کسی خوشبو سے، اور کسی آواز سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سلیمان منزل میں ناشتے کی اشتہا انگیز خوشبو پھیلی ہوئی تھی کچن میں سلیمان صاحب کھڑے اپنے بچوں کے لیے صبح کا ناشتہ بنا رہے تھے۔ وہ اکثر کھانا خود بناتے تھے اور ان کے ہاتھ کا ذائقہ بھی بہت مکمل تھا ایسا ذائقہ کہ ایک بار کھانا شروع کرو تو ہاتھ روکنا مشکل ہو جائے گا۔ ہیزام کچن میں داخل ہوا فریج سے پانی کی بوتل نکالی اور گلاس میں پانی انڈیلتے ہوئے سلیمان صاحب کو بغور دیکھ رہا تھا۔

"میں آپ کی کوئی مدد کروادوں؟" وہ پانی کے گھونٹ لیتے ہوئے بولا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں ! بس ہو گیا" وہ مسکراتے ہوئے بولے تھے

"پاپا آپ کو موسم انجوائے کرنا چاہئیے اور آپ کچن میں کھڑے ہیں" ہیزام کچن کی کھڑکی سے باہر بارش کی بوندوں کو گرتے ہوئے دیکھ کر بولا

"بارش کو انجوائے کرنے کا بہترین طریقہ ہے کہ انسان کو کنگ کرے" اونہوں نے پیالے میں انڈے کو پھینٹتے ہوئے کہا

"آپ ہمارے پاپا کم اور ماما زیادہ لگتے ہیں" اس نے مسکراہٹ دباتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا تھا

بھائی ! آہستہ بولیں ماما نے سن لیا نا تو ناراض ہو جائے گی اب کچن میں جنت داخل ہوتے ہوئے بولی تھی (لو جی اس کی کمی تھی) اسکا یقین تھا کہ والدین اپنی وفات کے بعد بھی اولاد کی حرکات و سکنات کو دیکھ رہے ہوتے ہیں۔

ہیزام اور سلیمان صاحب اسکی بات پر مسکرائے تھے پھر یہ مسکراہٹ اداسی میں ڈھل گئی۔ کچھ لمحات میں اب وہ ناشتہ کر رہے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہیزام تمہارا واپس جانے کا کوئی ارادہ ہے یا نہیں؟"

ڈائینگ ٹیبل پر سربراہی کرسی پر بیٹھے ہوئے سلیمان صاحب بغور اپنے دائیں طرف بیٹھے ہیزام کو دیکھتے ہوئے بولے تھے

"ابھی دو ماہ تو یہیں ہوں باقی اللہ بہتر جانتا ہے" وہ پراٹھے کے نوالے کو اپنی انگلیوں سے توڑتے ہوئے بولا

"پاپا ایک تو آپ یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ ہیزام بھائی کبھی کسی کو نہیں بتائیں گے کہ وہ کیا کرنے والے ہیں" جنت کھانا کھاتے ہوئے مصروف انداز میں بولی تھی

ہیزام نے اسے گھوری سے نوازا

"میں نے کب نہیں بتایا؟" وہ آنکھیں چندھیا کر بچوں کے انداز میں بولا تھا، جیسے بچے لڑتے ہیں بالکل ویسے۔

"آپ نے بتایا کب ہے"۔ وہ بھی اسی کی بہن تھی اسی کے انداز میں بولی

اچھا اچھا! بس لڑو نہیں سلیمان صاحب ہنستے ہوئے بولے تھے وہ ان کی لڑائی سے بہت محفوظ ہوتے تھے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بابامیں کچھ سوچ رہا تھا" وہ ناشتہ کرتا بظاہر مصروف انداز میں بولا

"زمل فاروقی آپ کی پیشنٹ بھی ہیں نا" وہ ان کو دیکھتے ہوئے بولا

"ہاں اور یقین مانو مجھے اس میں کچھ اپنا اپنا سا لگتا ہے" سلیمان صاحب مسکراتے ہوئے بولے

"تو میں سوچ رہا تھا آپ شکریہ کے طور پر گھر پر ان کی دعوت رکھ لیں" کہنے کے بعد ان کے چہرے پر نظریں جمائی

"ہاں خیال تو اچھا ہے" انہوں نے اثبات میں سر ہلایا۔

ہیزام مسکراتے ہوئے دوبارہ کھانے میں مصروف ہو گیا تھا بمشکل ایک دو نوالے لینے کے بعد جنت کچھ یاد آنے پر بولی

بھائی میرا ایک کام کر دیں گے؟

نہیں! دوٹوک لہجہ

بھائی؟اس نے باقاعدہ گھورا تھا

"میں ناراض ہوں" وہ اسکو دیکھے بغیر معصومیت سے بولا

"اچھا سوری نا" اس نے پچکارتے ہوئے کہا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بولو!

"کل شاہزیب یزدانی کی آرٹ ایگزیبیشن ہے اور آپ تو جانتے ہیں کہ میں نے اس ایگزیبیشن کا کتنا انتظار کیا ہے اور مجھے شاہزیب یزدانی سے ملنے کا کتنا شوق ہے" وہ پرجوش، ڈرامائی انداز میں بولی

تو؟اس نے ابرو سوالیہ انداز میں اٹھائے

"تو یہ کہ آپ کل میرے ساتھ جائیں گے" حکم تھا یا گزارش سمجھ سے باہر تھا

"کیوں؟"

"کیوں کہ میں اکیلی نہیں جانا چاہتی"

"تمہاری دوستیں کہاں ہیں ان میں سے کسی ایک کو لے جانا" وہ دوستیں بہت بناتی تھی اسکی ہر مہینے کوئی نئی دوست ہوتی تھی اور ہیزام اسکی دوستی کی قصے سن سن کر پک گیا تھا۔

"افسوس کی بات ہے کہ ان میں سے کسی کو شاہزیب یزدانی جیسے آرٹسٹ سے کوئی دلچسپی نہیں"

"پھر تو سمجھ دار ہیں تمہاری دوستیں"

www.novelsclubb.com

ہیزام مسکراہٹ دبائے بولا تھا جس پر وہ سٹپٹا گئی تھی

"کیا مطلب ہے آپ کا۔۔۔۔میں سمجھدار نہیں ہوں؟" وہ گھورتے ہوئے بولی

"کتنے بجے جانا ہے" وہ ہنسی دباتے ہوئے کمال موضوع بدل چکا تھا

"کل شام 5 بجے" اسے جو چاہیئے تھا مل گیا اب لڑنے کا کیا فائدہ

"ٹھیک ہے" اس نے اثبات میں سر ہلایا

ہیزام نے ناشتہ کیا اور اپنے کمرے کی طرف چل دیا جنت کالج روانہ ہو گئی اور سلیمان صاحب نے پہلے فیکٹری جانا تھا پھر اپنے کلینک۔۔۔۔غرض سلیمان منزل کے مکین مصروف رہتے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زمل اب کافی سنبھل چکی تھی بلیک سوٹ پہنے سنہرے بالوں کو پونی میں قید کیے ریڈ لپسٹک لگائے پاؤں میں بلیک ہیلز پہنے وہ آفس کے کوریڈور میں چل رہی تھی۔ وہ بہت جلدی آفس آگئی تھی اس لئے ابھی بہت سے ورکرز وہاں پر نہیں تھے وہ اپنے آفس کی طرف گئی تو وہاں ٹیبل پر ایک فائل رکھی ہوئے تھی۔ زمل نے اسے نظرانداز کر دیا تھا اب اس نے لیپٹاپ کھولا تو بہت سے میلز آئی ہوئی تھیں اس نے باری باری میلز چیک کیں تو سب میں ایک ہی سطر تھی

"اپنے ورکرز پر نظر رکھیں۔۔۔۔۔آپ کا خیر خواہ"

زمل اس سطر کو دیکھ کر بے زار ہوئی اس نے لیپ ٹاپ کی اسکرین گرا دی پھر کچھ سوچتے ہوئے اپنے سامنے رکھی فائل اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا جب کسی کی نظروں کا ارتکاز محسوس کرتے ہوئے اس نے داخلی دروازے کی طرف دیکھا جینز شرٹ پہنے پاؤں میں سفید جوگرز پہنے بالوں کو ماتھے پر گرائے لاپرواہ حلیے والا شاہزیب دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا پھر چلتے ہوئے اس کے سامنے آکر رکا۔

زمل چند لمحے بغیر پلکیں جھپکائے اسے دیکھتی رہی دل کی دھڑکنیں سست ہوئیں اور پھر یہ لمحہ بیت گیا دھڑکنیں معمول پر آئیں اس سوالیہ ابرو اچکائے چہرے پر سنجیدگی نمایاں تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ آگے بڑھا اور اسکے سامنے کرسی پر ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اسکی آنکھوں کی چمک کافی گہری تھی وہ اس کی آنکھوں میں دیکھنے پر مجبور ہو گئی تھی ان آنکھوں میں اداسی کا سمندر تھا

کیوں آئے ہو تم ؟ہیزل براؤن آنکھیں اسکے چہرے کا احاطہ کیے ہوئے تھیں۔

تمہیں بلانے آیا ہوں اس نے کہتے ہوئے ہاتھ میں پکڑا کارڈ ٹیبل پر رکھا اور تھوڑا سا آگے سر کا یا

"پہلی آرٹ ایگزیبیشن ہے میری "اسکا لہجہ اداس تھا

"مبارک ہو"

تم آؤ گی ؟آنکھوں میں حسرت،امید،آس کیا تھا جو نہیں تھا

دوسری جانب سے خاموشی رہی تو وہ دوبارہ بولا

"دوست صرف مبارک نہیں دیتے"

"تم مجھے مت یاد کروایا کرو کہ ہم کبھی دوست تھے خود سے نفرت ہونے لگتی ہے مجھے کہ میں زندگی کے اتنے برس ایک دھوکے باز کی بیسٹ فرینڈ بن کر گزارتی رہی "اس کے لہجے میں بے بسی غصہ تھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں نے تمہیں دھوکہ نہیں دیا تھا زمل تم نے مجھے کبھی صفائی کا موقع ہی نہیں دیا۔ کم سے کم ایک بار سن لیتی میری قتل کے مجرم کو بھی صفائی کا موقع دیا جاتا ہے میں نے کم سے کم قتل تو نہیں کیا تھا نا"۔

"ہاں! تم نے قتل نہیں کیا تھا میری خوشیوں کو آگ لگا دی تھی، بھرے مجمعے میں میرا تماشا بنا دیا تم نے میرے نام کے آگے دی منحوس کا ٹائٹل لگایا، میرا مان توڑا تھا، بس دوستی کے نام پر دشمنی کی مہر لگائی تھی تم نے، اور تم نے کیا ہی کیا تھا؟ اس سے بہتر تھا تم قتل کر دیتے کم سے کم دنیا کی عدالت میں تم سزا کے حقدار تو ہوتے وہ بے بسی بھرے غصے میں دبا دبا چیخ رہی تھی

"سزا تو تم بھی دے رہی ہو" اس کے چہرے پر شرمندگی تھی

"میں کون ہوتی ہوں کسی کو سزا دینے والی" اس نے کرسی پر ٹیک لگاتے ہوئے کہا

وہ لمحہ لمحہ ریت کی مانند بکھر رہا تھا

"شاہزیب میری تم سے ایک ریکویسٹ ہے مانو گے ؟"

"ہاں! بولو ریکوسٹ کیوں تم حکم کرو"

وہ پرجوش تھا وہ جو بھی کہے گی شاہزیب یزدانی مانے گا وہ ہمیشہ سے مانتا تھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میرے سامنے نہ آیا کرو پلیز اگر کبھی میں نظر آ بھی جاؤں تو رستہ بدل لیا کرو" اس کے لہجے میں واقعی منت کا انداز تھا

اور پھر شاہزیب یزدانی کی ہر امید ختم ہوئی وہ جو لمحہ لمحہ بکھر رہا تھا ایک پل میں ٹوٹ کر رہ گیا۔ اسکے سارے الفاظ ختم ہو گئے تھے۔ اس نے کچھ کہنے کو لب کھولے لیکن الفاظ کی موت ہو چکی تھی اثبات میں سر ہلا کر اسے تسلی دی اور اٹھ کھڑا ہوا پھر اس پر ایک آخری نظر ڈال کر وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا اس کے آفس سے باہر نکل گیا۔ اسے آج پتہ چلا تھا کہ کئی بار گناہ اتنے بڑے نہیں ہوتے بس سزائیں طویل اور کٹھن ہو جاتی ہیں۔ وہ وہاں سے چلا گیا تھا اور کبھی نہ آنے کے لئے گیا تھا

زمل جانتی تھی کہ اب وہ کبھی نہیں آئے گا اسے اسکی کہی ہر بات ماننی آتی تھی چاہے وہ خود کتنی تکلیف سے گزرے وہ زمل کی مانے گا وہ بھی اداس تھی لیکن وہ تو تین سال سے اداس تھی کچھ اداسی شاہزیب یزدانی کے حصے میں بھی تو آئے

زمل کام میں مصروف ہو گئی تھی وہ ہمیشہ ایسے ہی کرتی تھی خود کو کام میں مصروف کر لیتی تھی اور مصروفیات کئی بار دکھ بانٹنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں لیکن اس بار وہ کام نہیں کر پا رہی تھی کچھ ہی دیر میں وہ جھنجھلا گئی تھی پھر آنکھیں موندے اس نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگا لی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بند آنکھوں کے پار ایک منظر ابھر تھا

یہ تین سال پہلے کا واقعہ ہے وہ واقعہ جس کی وجہ سے زمل اور شاہزیب کے بیچ ایک سرد دیوار کھڑی تھی زمل سلور رنگ کے بھاری کام والے جوڑے میں ملبوس ڈریسنگ مرر کے سامنے بیٹھی تھی بھاری زیور پہنے ہوئے تھی ہاتھوں پر مہندی لگی ہوئی تھی پیچھے ایک میک اپ آرٹسٹ اس کے بھاری دوپٹے کو سیٹ کر رہی تھی اس نے آئینے میں اپنے عکس پر نظر ڈالی وہ انتہا کی حسین لگ رہی تھی ایسا لگتا تھا آسمان سے اتری ہوئی کوئی اسپرا ہو یا پھر کسی ریاست کی ملکہ۔۔۔۔ ملکہ تو وہ تھی۔۔۔۔۔۔بے تاج ملکہ۔

اس کی نظریں آئینے میں موجود اپنے عکس پر مرکوز تھیں جب عائینے میں دروازہ کھلتا ہوا نظر آیا وقار فاروقی نیلا دھاری دار ٹو پیس پہنے اندر داخل ہوئے وہ آج اچھے لگ رہے تھے۔زمل کے پاس رکھی کرسی پر آکر بیٹھے اور مسکرائے اور پھر میک اپ آرٹسٹ کو باہر بھیج دیا" شاہزیب لوگ آئے نہیں ابھی تک سارے مہمان آگئے ہیں اور انتظار کر رہے ہیں"

ان کے چہرے پر اضطراب کی ہلکی سی لکیریں واضح تھیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں فون کرتی ہوں" اس نے ہاتھ میں پکڑے فون پر لمبی انگلیوں سے ایک نمبر ڈائل کیا اور پھر فون کان سے لگایا لیکن جواب ندارد تھا

"اٹھا نہیں رہا" اب کہ زمل نے بھی پریشانی سے دیکھا

"آجاتے ہیں میں باہر مہمانوں کو دیکھ لوں" وہ بظاہر مسکراتے ہوئے گئے تھے لیکن دل میں بے چینی نے جنم لے لیا تھا

آج شہر کے تمام امیر کبیر لوگ آئے ہوئے تھے سب کو آج صرف منگنی کے بارے میں خبر تھی لیکن آج منگنی کے ساتھ نکاح بھی تھا یہ وہاں پر آئے تمام لوگوں کے لئے سرپرائز تھا۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر میں مہمانوں کے آنے کا شور مچا تو زمل کو کچھ تسلی ہوئی اور اب کے وہ خود کو دیکھ کر مسکرائی تھی۔

لیکن باہر پورے گھر کو جہاں پھولوں اور بتیوں سے سجایا گیا تھا وہیں پر ایک کونے پر اسٹیج بنایا گیا تھا اور گھر کے باہر لان میں میں شاید پورا شہر بلایا گیا تھا۔ آخر وقار فاروقی کی اکلوتی بیٹی کی منگنی تھی کیسے نہ بلاتے پورے شہر کو۔ مہمان اندر آرہے تھے لیکن ان کے ساتھ دلہا کہیں بھی موجود

نہیں تھا۔ وقار فاروقی شعیب یزدانی اور ان کی بیوی کے ٹھنڈے برف تاثرات دیکھ کر ٹھٹھکے تھے۔

زمل اپنے کمرے کی کھڑکی کے پاس آئی۔اس کی نظریں شاہزیب کو ڈھونڈ رہی تھیں لیکن وہ کہیں نہیں تھا پھر زمل کی آنکھوں نے ایسا منظر دیکھا کہ گلے میں گرہیں پڑنے لگیں کچھ غلط ہونے کا احساس اسے ہو چکا تھا۔ لیکن جس چیز نے اس کو پوری طرح ہلایا تھا وہ لان میں نظر آتا منظر تھا۔

شعیب یزدانی وقار فاروقی کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑے تھے زمل اپنے کمرے سے باہر نکلی پھر لان میں چلی گئی ایلیٹ کلاس کی تمام عورتوں کو گوسپس کے لئے نیا ٹاپک مل گیا تھا بھانت بھانت کی آوازوں کا دم توڑتی، چہ مگوئیاں سنتی، وہ اپنے باپ کی طرف بڑھ رہی تھی جہاں ایک چھوٹا سا مجمع لگ چکا تھا اور پھر وہ شعیب یزدانی کے عین سامنے کھڑی ہوئی

کالے بادل آسمان پر چھا گئے تھے اور ہوائیں تیز ہونے لگیں۔

"انکل شاہزیب کہاں ہے ؟"اس کی آواز کی کپکپاہٹ واضح تھی

"بیٹا آئی ایم سوری وہ صبح سے غائب ہے"شعیب یزدانی زمل کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ک۔۔۔۔۔۔کیا۔۔۔۔۔۔مطلب غائب ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ شادی اسی کی مرضی سے ہو رہی ہے نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔ک۔۔۔۔کیسے جا سکتا ہے ایسے "اسکے آنسو و پلکوں کی بار توڑتے رخسار کو نم کر گئے۔وہ کبھی کسی کے سامنے نہیں روئی تھی لیکن آج آنسو بے اختیار ہو گئے تھے لیکن آج اسمان نے اسکا بھرم رکھ لیا تھا بارش ایک دم تڑاتڑ سے برسنے لگی

"زمل اسے معاف کر دو "زینت بیگم اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے نرمی سے بولیں

زمل کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے لیکن چہرے پر موجود بارش کے قطروں نے کیا راز رکھا تھا اسکا چہرہ سپاٹ تھا اور آنکھیں سرخ اس نے ایک جھٹکے سے ان کا ہاتھ ہٹایا

"زمل فاروقی معاف نہیں کرتی اسے بتا دیجئیے گا "وہ روتے ہوئے بول رہی تھی آواز لرز رہی تھی لیکن گردن اٹھی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

زینت بیگم نے کچھ کہنے کے لئے لب کھولے لیکن اس سے پہلے وہ کچھ کہتی وقار فاروقی دل پر ہاتھ رکھے لان کی نرم گھاس پر گرے تھے۔سب کی نظریں ان پر تھی زمل ساکت ہو گئی تھی کان سائیں سائیں کر رہے تھے اور وجود ہلنے سے انکاری۔

زمل نے آفس میں بیٹھے ہوئے اپنی آنکھیں کھول دی تھیں اس کے آنسوؤں سے رخسار بھیگ چکے تھے۔

اگلا منظر آنکھوں کے سامنے لہرایا وہ سلور بھاری جوڑے میں ہاسپٹل کے کوریڈور میں کھڑی تھی میک اب اتر چکا تھا بھاری دوپٹہ ندارد۔۔۔وہ بکھری ہوئی حالت میں ایسی ملکہ لگ رہی تھی جس کی سلطنت لٹ چکی ہو، جسکا تخت الٹ دیا گیا، ہو جس نے اپنا سب کچھ ایک ہی دن میں ہاڑ دیا تھا وقار فاروقی کو ہارٹ اٹیک آیا تھا ان کے ساتھ ہی ہاسپٹل میں کچھ لوگ کھڑے تھے

"وقار صاحب کو تو بیٹی کا غم ہی کھا گیا"

"مجھے تو لگتا زمل کے مغرور اور بدتمیز ہونے کی وجہ سے لڑکا چلا گیا"

"اب ہر کوئی تو نہیں برداشت کرے گا نا اس جیسی لڑکی کو"

"ہو بھی سکتا لڑکے کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آیا ہو شاید یہ لڑکی ہی منحوس ہے"

اس طرح کی کئی آوازیں اس کے کانوں کو چیر رہی تھیں

زمل نے آنکھیں کھول دیں اس کے آنسو روانی سے بہہ رہے تھے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پھر اس نے خود سے پوچھا کیا زمل اسے معاف کر سکتی ہے "نہیں زمل معاف نہیں کرتی" دل کو بولنے کا موقع ہی نہ ملا دناغ نے فوراً جواب دے دیا۔

یہ ایک ٹھنڈا کمرہ تھا مکمل طور پر سفید، جس کا فرش سیاہ تھا اور کمرے میں ایک اور رنگ جو کسی بھی انسان کو پر سکون کرنے کے لئے کافی تھا وہ تھا سبز، سبز رنگ کے مختلف طرح کے اِنڈور پودے اس کمرے کی خوبصورت بنانے کے لئے کافی تھے۔ وہ اس وقت سفید تھری سٹر صوفے پر بیٹھی تھی اور اس کے سامنے سلیمان صاحب سنگل صوفے پر چہرے پر بشاشت لئے بیٹھے تھے یہ ان کا کلینک تھا جو ان کی طرح پر سکون، ہلکا پھلکا تھا۔

"کیسی ہو زمل" وہ مسکراتے ہوئے بولے یہ مسکراہٹ ان کے چہرے کا حصہ تھی

"میں ٹھیک نہیں ہوں" اس کے انداز کی تھکن واضح تھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سلیمان صاحب گہری سانس لیتے ہوئے اٹھے اور اسی کمرے کے ایک کونے کی طرف چل دئے جہاں کافی میکر تھا اب وہ کافی بنا رہے تھے لیکن توجہ کی مرکز زمل تھی۔

"میں جہاں تین سال پہلے تھی۔۔۔۔ میں پھر سے وہیں پر آگئی ہوں۔۔۔۔ مجھے وہ آوازیں پھر سے ڈرانے لگی ہیں۔ میں کیا کروں اس کے ہاتھ گود میں پڑے تھے اور وہ اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی"

"میں جب بھی اسے دیکھتی ہوں میرے کانوں میں لوگوں کے طنز بھری سرگوشیاں شور مچانے لگتی ہیں، میں تھک گئی ہوں اس دنیا سے لڑتے لڑتے۔۔۔۔۔ میں خود سے لڑتے لڑتے بھی تھک گئی ہوں۔۔۔۔ میں کسی ایسی جگہ جانا چاہتی ہوں جہاں صرف میں ہی میں ہوں"

وہ بول رہی تھی اور وہ بغور سن رہے تھے اب وہ کافی کا مگ پکڑاتے ہوئے دوبارہ سنگل صوفے پر بیٹھے

کمرے میں اب کافی بینز کی ہلکی سی خوشبو پھیل گئی تھی۔

یہ مکمل طور پر نارمل رویہ ہے انسان ایسے لوگوں سے دور ہونا چاہتا ہے جو ایک وقت میں اس کے لئے تکلیف کا باعث بنے۔ انسان کا کچھ دن ایسا رہنا نارمل ہے لیکن تین سال ایک لمبا عرصہ ہے اگر آپ موو آن نہیں کر پائے تین سال میں تو تمہارا ٹراما پراسیس نہیں ہوا۔ تم ظاہری طور پر تین سال سے جبکہ بچپن سے اپنے ٹراما سے لڑ رہی ہو حالانکہ اس کو پراسیس کرنا ہے

"مجھے لوگوں کی باتیں نہیں بھولتی۔۔۔۔۔۔ بچپن سے کچھ باتیں مجھے اندر سے کھوکھلا کر رہی ہیں" وہ سر جھکائے بیٹھی تھی ہاتھوں پر نظریں مرکوز کئے لبوں کے ایک کونے کو کاٹتی وہ اپنی شکست قبول کر رہی تھی

"کن لوگوں کی باتیں نہیں بھولتیں؟ زمل یقین کرو جن کے پاس گوسپس کے لئے کل تم تھی آج کوئی اور ہے پھر کل کوئی اور ہو گا۔۔۔ لوگوں کے لئے ہم اتنے خاص نہیں ہوتے کے پوری زندگی ہمیں ہی گوسپس کا مرکز بنا کر رکھیں یہ لوگ تو خود بھول جاتے ہیں آپ کو۔۔۔ آپ بھی بھول جائیں ان کی باتوں کو" ان کا نرم لہجہ اس کے دل پر اثر کر رہا تھا

"میں اپنے ٹراما کو کیسے پراسیس کروں" وہ ان کی طرف دیکھتے ہوئے بولی ہیزل براؤن آنکھوں میں کئی سوال تھے

www.novelsclubb.com

"ٹراما کا تعلق کہیں نا کہیں ہمارے بچپن سے ہوتا ہے لیکن تم نے مجھے کبھی اپنا بچپن نہیں بتایا جب تک ہم تمہارے پچھلے ٹاماز کو پراسیس نہیں کر لیتے ہم آگے نہیں بھر سکتے بار بار پوائینٹ زیرو پر آجائیں گے

زمل کے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی

"ک۔۔۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔ہوا تھا" اس کی آواز کی کپکپاہٹ واضح تھی

سلیمان صاحب نے ٹھنڈی سانس بھری

"زمل جب تم مجھ سے چھپانا ختم کرو گی میں تب تمہارے لئے کچھ کر سکوں گا اپنے لئے پہلا قدم تم نے خود ہی اٹھانا ہے کوئی تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتا کوئی بھی نہیں" وہ نرم لہجے میں سمجھانے والے انداز میں کہہ رہے تھے۔

زمل کام کا زیادہ بوجھ ہونے کی وجہ سے واپس آگئی تھی لیکن آفس آتے ہی جویریہ نے اسے ایک چھوٹی سی ڈبیہ پکڑائی تھی جس پر گفٹ پیپر چڑھایا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

زمل اپنے آفس میں بے زاری سے اسے کھول رہی تھی لیکن گفٹ پیپر کو ہٹانے کے بعد ایک سفید ڈبیہ نظر آئی اور جب اس نے اس ڈبیہ کو کھولا تو اندر ایک سیاہ رنگ کی یو ایس بی تھی۔ زمل نے چند لمحے اس یو ایس بی کو متجسس نظروں سے دیکھا اور پھر لیپ ٹاپ میں ڈال دیا۔

لیکن لیپ ٹاپ کی اسکرین پر دو ویڈیوز تھیں۔

زمل نے ایک ویڈیو پر کلک کیا تو یہ ویڈیو سی سی ٹی وی کیمرہ سے لی گئی تھی۔ یہ شام کا وقت تھا۔ سنسان خالی سڑک پر ایک سفید گاڑی دوڑ رہی تھی۔ اچانک اس سفید گاڑی کے سامنے ایک سیاہ گاڑی آکر رکی سفید گاڑی بھی ایک دم رکی پھر سیاہ گاڑی میں سے چند افراد جنہوں نے چہرے پر ماسک وغیرہ لگائے تھے سفید گاڑی کی طرف بڑھے بھاری جسامت والے افراد جنہوں نے ہاتھوں میں پستول پکڑی تھی۔ ان میں سے ایک آدمی نے سفید گاڑی کا شیشہ بجایا تو اندر بیٹھے شاہزیب یزدانی نے کپکپاتے ہاتھوں سے دروازہ کھولا لیکن جیسے ہی وہ باہر نکلنے لگا کسی نے اس کے ماتھے پر پستول کا دستہ مارا اور اسے گھسیٹتے ہوئے سیاہ گاڑی میں بٹھایا۔

شاہزیب یزدانی سیاہ شیروانی میں ملبوس بالوں کو جیل کی مدد سے پیچھے کو جمائے زرا مختلف نوعیت کا تیار ہوا تھا اب کسی نے اس کے ناک پر رومال رکھا تو وہ جو مزاحمت کر رہا تھا وہ رک چکی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آفس میں بیٹھی زمل کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اور آنکھیں جیسے حقیقت کا روپ برداشت نہ کرتے ہوئے پھٹ رہی تھیں۔ نا جانے کیوں آج کل وہ جتنا اپنے ماضی سے بھاگ رہی تھی ماضی اتنا ہی اسکے سامنے آکر چیخ رہا تھا۔

اب اس نے دوسری ویڈیو پر کلک کیا تو یہ ایک بیسمنٹ تھی نیم اندھیرے میں کمرے کے وسط میں ایک کرسی پر شاہزیب یزدانی بیٹھا تھا اس کے ہاتھوں کو کرسی کی پشت سے پیچھے کو لا کر باندھا گیا تھا اور اب وہ ہاتھوں کو کھولنے کی ناکام کوششیں کر رہا تھا اس کے منہ پر ٹیپ چپکائی گئی تھی اور وہ کچھ بول رہا تھا لیکن آواز نہیں آرہی تھی۔

زمل اپنے آفس میں بیٹھی رو رہی تھی اگر زمل کو یہیں چھوڑ کر ہم شاہزیب یزدانی کے کمرے میں دیکھیں تو وہ خود ڈریسنگ مرر کے سامنے سرمئی دھاری دار ٹو پیس پہنے بالوں کو جیل کی مدد سے پیچھائے کو جمائے آج معمول سے زرا مختلف لگ رہا تھا۔ لیکن چہرے پر اداسی معمول سے کچھ زیادہ تھی۔ اگر کسی انسان کا پوری دنیا میں صرف ایک ہی دوست ہو اور وہ بھی اس کی کامیابیوں میں اس کے ساتھ نہ ہو تو تم سمجھ سکتے ہو کہ اس کا دکھ کیا ہوگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آئینے میں کھڑا اپنے عکس پر نظریں جمائے ہوئے تھا

"کیا وہ آئے گی" وہ اپنے عکس سے پوچھ رہا تھا

"نہیں وہ معاف نہیں کرتی" آئینے میں ایک انسان ابھرا جو شاہزیب کا قصل تھا لاپرواہ حلیہ، بکھرے بال ایک آرٹست اسے حقیقت سے آگاہ کر رہا تھا

"مجھے تو کردے میں تو اسکا دوست تھا نا" ٹوپیس میں ملبوس شاہزیب نے اپنے لئے رعایت مانگی تھی

"اور تم نے کیا کیا اس کے ساتھ" آرٹسٹ نے اس کے سامنے پھر سے سچ رکھا تھا

"میرے سے غلطی ہوئی تھی" بنا سنورا انسان بکھری ہوئی حالت والے سچے عکس دلیل دے رہا تھا

www.novelsclubb.com

"اب اس غلطی کی سزا ساری زندگی بھگتو دھوکے باز" یہ اس جے اندر کی ملامت تھی یا گلٹ جو اسے جینے نہیں دے رہا تھا؟

"میں نے کوئی دھوکہ نہیں دیا"

"اسے تو یہی لگتا ہے نا؟" لاپرواہ آرٹسٹ کا عکس تحلیل ہوا اب آئینے میں جو عکس تھا وہ کسی دھاری دار ٹو پیس میں ملبوس سلیبرٹی کا تھا۔

وہ آئینے میں کھڑا خود کو غائب نظروں سے دیکھ رہا تھا جب اس کے فون پر ایک گھنٹی بجی تو وہ اپنے فون کی طرف متوجہ ہوا۔

دوسری جانب سے کچھ کہا گیا، جس کے جواب میں "ہاں میں آ رہا ہوں" کہتے ہوئے اس نے کمرے سے باہر قدم رکھے اور اب وہ کچھ ہی دیر میں اپنی آرٹ گیلری میں موجود ہو گا۔

ہیزام سلیمان اپنی گاڑی میں بیٹھا ڈرائیو کر رہا تھا اور اس کے ساتھ جنت سلیمان بیٹھی تھی۔

"بھائی کیا میں واقعی شاہزیب یزدانی کو دیکھوں گی؟" وہ گاڑی میں بیٹھی پر جوش سی ہیزام کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"بھئی شاہزیب یزدانی ہے کوئی بھوت تو نہیں" ہیزام نے اپنے سڑیلے لہجے میں جواب دیا۔

"بھائی آپ کو پتا ہے وہ آپ سے بھی زیادہ ہینڈسم ہیں" جنت ہیزام کو دیکھتے ہوئی مسکراہٹ دبائے بولی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تو اسے بھائی بنا لو میری تو ویسے ہی کوئی قدر نہیں" وہ سامنے دیکھتے ہوئے ڈرائیو کر رہا تھا اور ساتھ کن اکھیوں سے جنت کو دیکھ رہا تھا۔

"اللہ نہ کرے" جنت کا انداز ایسا تھا جیسے ہیزام نے کوئی بہت بڑی غلط بات کی ہو۔

ہیزام تو اسے دیکھ کر رہ گیا۔

"شرم کرلو اپنے بھائی کے سامنے کسی اور لڑکے کے بارے میں بات کر رہی ہو" وہ جتاتے ہوئے لہجے میں بولا لیکن انداز دوستانہ تھا۔

"اوفوہ! بھائی وہ سلیبرٹی ہیں اور سلیبریٹیز بھائی نہیں کرش ہوتے ہیں"

"استغفار کی تسبیح کیا کرو تاکہ اللہ تمہیں ہدایت دے ویسے اُسے صرف تم ہی سلیبرٹی مانتی ہو" اس نے جیسے اطلاع دی۔

"چپ کریں آپ" اب وہ مصنوعی ناراضگی دکھاتے ہوئے بولی۔

آرٹ گیلری میں قدم رکھے تو کئی روشنیوں نے اسکو خوش آمدید کہا وہ لوگوں کے جم غفیر کو دیکھتا آگے بڑھ رہا تھا کچھ لوگ آتے اس سے بات کرتے سیلفی بنواتے اور چلے جاتے، وہ لوگوں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے ہجوم میں سے مسکراتا ہوا گزر رہا تھا اور اب اس نے ایک آفس روم میں جانا تھا لیکن تین لگوں نے گھیر لیا۔

"ہیلو آرٹسٹ!" عقب سے آتی آواز پر شاہزیب رک گیا اور پھر مسکراتے ہوئے مڑا۔

"کیسے ہو؟" ان تینوں میں سے درمیان والے نے پوچھا

"تم لوگوں کے سامنے" شاہزیب یزدانی نے ان کے بازو پھیلاتے ہوئے کہا اور پھر بازو سمیٹ کر سینے پر باندھ لئے۔

"تم تو ٹھیک ہو تمہاری سیویئر نظر نہیں آرہی؟" دانش کمینی مسکراہٹ چہرے پر سجائے بولا تھا۔

شاہزیب کی مسکراہٹ دھیمی ہوئی یہ تینوں شاہزیب کے کلاس فیلوز تھے اور کالج میں جب بھی کوئی شاہزیب کو بُلی کرتا تو زمل اس سے لڑنے پہنچ جاتی اس لئے وہ اس کی سیویئر کے نام سے مشہور تھی۔ شاہزیب کے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔

"ارے میں نے سنا تم نے اسے دھوکہ دیا ہے" اب دانش کے ساتھ کھڑا لڑکا بولا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ویسے یار بہت کمینہ ہے تو، شرم نہیں آئی اپنی سیو ئیر کو چیٹ کرتے ہوئے" اب کی بار دانش نے دوبارہ کہا تھا باقی دونوں بھی مسکرائے تھے شاہزیب کے چہرے کا رنگ سفید ہو رہا تھا ہو ہتھیلیوں پر پسینہ آرہا تھا۔

شاہزیب کچھ بولتا اس سے پہلے اپنے عقب سے ایک آواز آئی یہی وہ آواز تھی جو شاہزیب یزدانی کی ڈھارس تھی۔

"کس نے کہا کہ شاہزیب نے مجھے دھوکہ دیا" زمل بلیک سکرٹ پر سفید منی کوٹ پہنے بالوں کو آسٹریٹ کمر پر چھوڑے ہائی ہیلز پہنے مسکراتے ہوئے بات کر رہی تھی۔ وہ تینوں لڑکے ہکا بکا اسے دیکھ رہے تھے۔

"میں اور شاہزیب بچپن کے دوست ہیں ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں پر ایک دوسرے سے ناراض نہیں ہوتی شاہزیب نے مجھے کوئی دھوکہ نہیں دیا یہ ایک مس انڈرسٹینڈنگ تھی"

وہ بااعتماد انداز میں بول رہی تھی ان تینوں لڑکوں پر رعب سا تھا جو طاری ہو رہا تھا وہ ان تینوں کا ہکا بکا چھوڑے شاہزیب کا ہاتھ پکڑے چل رہی تھی شاہزیب حیران بھی تھا اور خوش بھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تو کیا میں راستہ بدل لوں" وہ زمل کے کان کے پاس جھک کر بولا۔

زمل نے ہاتھوں کا مکا بنا کر اس کے بازو پر مارا تو وہ ہنس پڑا۔

"تم نے بتایا کیوں نہیں" اب وہ سنجیدگی سے اسی مخاطب ہوئی

"تم نے موقع کب دیا؟" شاہزیب کے انداز میں ڈھیروں اداسی تھی

"خیر جو ہوتا اس میں کچھ نہ کچھ بہتری ہی ہوتی ہے" زمل ہلکے پھلکے انداز میں بولی

"ہاں بھئی تین سال ناکردہ جرم کی سزا بھگتی ہے کچھ بہتر ہی ہو گا اس میں" شاہزیب نے جلے کٹے انداز میں جواب دیا۔

"ایسے کہہ رہے ہو جیسے میں نے دی تھی"

www.novelsclubb.com

"اور کیا میری کسی گرل فرینڈ نے تو نہیں دی تھی"

"اچھا بکواس بند کرنے کا کیا لو گے؟" زمل نے ابرو سوالیہ اٹھا کر شان بے نیازی سے پوچھا

شاہزیب نفی میں سر ہلاتا ہوا مسکرایا

ہیزام سلیمان جنت کے ساتھ آرٹ گیلری میں داخل ہوا۔ دیواروں پر کئی پینٹنگز لگی تھیں جن کے سامنے لوگوں کا رش تھا جنت پینٹنگز کو دیکھ رہی تھی اور ہیزام کی نظریں کسی کو ڈھونڈ رہی تھی اسے یقین تھا کہ وہ ضرور آئی ہو گی۔ اسے زیادہ تگ ودو نہیں کرنی پڑی زمل سامنے ہی شاہزیب یزدانی کے ساتھ کھڑی بات کر رہی تھی۔

ہیزام اسے دیکھ کر مسکرایا تھا پتہ نہیں یہ کیسی مسکراہٹ تھی جس نے اس کے چہرے کا احاطہ کیا تھا ہیزام کی سرمئی آنکھیں زمل پر مرکوز تھیں باقی دنیا اضافی تھی، کم از کم ہیزام کے لئے۔

زمل نے بات کرتے ہوئی کسی کی نظروں کا ارتکاز محسوس کرتے ہوئے ہیزام کی طرف دیکھا تو مسکرائی پھر قدم قدم چلتی ہیزام کی طرف بڑھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہیزام اسے اپنی طرف بڑھتا ہوا دیکھ رہا تھا وہ متوازن، بارعب چال چلتی اس کے سامنے آکر کھڑی ہوئی چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی

"وٹ آ پلیزنٹ سرپرائز! آپ کی یہاں موجودگی کی توقع نہیں تھی مجھے" ہیزام مسکراتے ہوئے بول رہا تھا

"مجھے بھی آپ کی موجودگی کی توقع نہیں تھی" زمل کا لہجہ نرم تھا۔

"خیر اچھی لگ رہی ہیں آپ" ہیزام اسے سر تا پیر دیکھ کر مسکرایا

"میں نے آپ سے پوچھا نہیں" زمل کی مسکراہٹ دھیمی ہوئی اور چہرے پر ہلکے سے غرور کی جھلک دکھی۔ ستائش ہوتی ہی ایسی ہے کسی بھی ذی روح کو غرور میں مبتلا کر دے۔

"میں نے سوچا شاید پوچھ لیں" وہ ہاتھ سے تھوڑی کھجاتے ہوئے بول رہا تھا ہونٹوں پر نرم سا تبسم اور چہرے پر معصومیت، کیا وہ اتنا معصوم ہے؟

"میں آپ سے کیوں پوچھوں گی؟" زمل نے ابرو سوالیہ انداز میں اٹھا کر پوچھا

"کیونکہ میں ہیزام سلیمان ہوں" آہ انداز میں کیا شان بے نیازی تھی

"تو کیا ہر لڑکی کی تعریف کا ٹھیکا "ہیزام سلیمان" نے لے رکھا ہے؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہیزام اس کی بات پر کھل کر مسکرایا

"ویسے میں ایک شریف خاندان کا شریف اور معصوم بچہ ہوں" وہ سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے بولا

"آپ کا خاندان تو شریف ہو سکتا ہے آپ کی شرافت اور معصومیت پر شک ہے مجھے" زمل ہنسی دباتے ہوئے بولی۔

وہ ایک بار پھر کھل کر ہنسا تھا

زمل بھی مسکرائی تھی

ہیزام نے کچھ کہنے کے لئے لب کھولے۔جب ایک چالیس پچاس سال کے قریب ایک سوٹڈ بوٹڈ آدمی ان کے قریب آیا۔

"ہیلو زمل فاروقی کیسی ہو" اس آدمی کا انداز طنزیہ تھا، چہرے پر مسکراہٹ تمسخرانہ تھی۔

زمل کی مسکراہٹ سنجیدگی میں تبدیل ہوئی اور چہرہ سپاٹ ہوا

"مسٹر پرفیکٹ کیسے ہیں آپ" اسکا انداز بھی اتنا ہی طنزیہ اور سخت تھا

انہوں نے اثبات میں سر ہلایا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ کو تین سال پہلے کی میٹنگ یاد ہو گی" انہوں نے جیسے کچھ باور کروانہ چاہا۔

"جی بالکل یاد ہے کیسے بھول سکتی ہوں میں" زمل نے اثبات میں سر ہلایا

"بھولنا بھی نہیں چاہئیے آپ کا اتنا نقصان جو ہوا تھا" ان کے لہجے کی تضحیک واضح تھی

"میرا نقصان تو بھر گیا تھا آپ اپنی فکر کریں اب" زمل نے بھی چیلنج دیتی نظروں سے دیکھا اور انہوں نے اثبات میں سر ہلا کر چیلنج جیسے قبول بھی کیا ہو۔

ہیزام ان دونوں کے درمیان خاموش کھڑا تھا۔

چلیں پھر آپ انجوائے کریں وہ ہیزام پر ایک بھرپور نظر ڈال کر چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

"یہ کون ہے؟" ہیزام اس آدمی کی پشت دیکھتے ہوئے بولا

"تم میرے معاملات سے دور رہو" زمل اب غصے میں بولی تھی۔ کہاں کا غصہ وہ کہاں نکال رہی تھی۔

ہیزام نے ٹھنڈی آہ بھری

جنت سلیمان ایک پینٹنگ کے سامنے محو سی کھڑی تھی۔ یہ تصویر سب سے مختلف تھی اور شاید شاہزیب یزدانی کی بنائی ہوئی سب سے بہترین تصویر تھی وہ جسے ماسٹر پیس کہا جا سکتا ہو۔ یہ ایک زخمی تتلی کی تصویر تھی جو کہ ایک سفید پھول پر بیٹھی تھی تتلی کا ایک پنکھ ٹوٹا ہوا تھا اس کے اندر صرف سیاہ اور ہلکا سرمئی رنگ بھرا گیا تھا تصویر میں صرف تین ہی رنگ تھے جنت اس تصویر میں کہیں کھو سی گئی تھی یہ تصویر جنت کو کسی دوسری دنیا میں لے گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

رات سارے میں پھیل چکی تھی ہیزام اپنے کمرے میں لیپ ٹاپ کی کھلی سکرین پر کھٹا کھٹ کچھ ٹائپ کرتے ہوئے نظر آ رہا تھا۔

جب دروازے پر دستک ہوئی۔

"آ جاؤ جنت" ہیزام اپنے نرم لہجے میں بولا تو جنت سلیمان کمرے میں داخل ہوئی

"آپ کو کیسے پتا تھا میں ہوں؟"

"کیونکہ آج تمہارے پیٹ میں باتیں جو بہت ہوں گی"

وہ تو ہے آپ کو پتہ ہے میں نے شاہزیب یزدانی کی تین پینٹنگز خریدی ہیں

"تمہیں فضولیات کے علاوہ کوئی کام نہیں" وہ لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتے ہوئے کہہ رہا تھا

"بھائی میں نے آپ کو ایک بات بتانی ہے" وہ جیسے کچھ یاد آنے پر بولی

"ہاں بولو" وہ مصروف انداز میں بولا

"بھائی کل رات میں نے خواب دیکھا تھا"

"کیا؟"

"مجھے کچھ سمجھ ہی نہیں آئی" وہ الجھے ہوئے انداز میں بولی

"تو کیا تم نے مجھے نجومی سمجھ رکھا ہے جو میرے سے پوچھنے آئی ہو؟"

www.novelsclubb.com

"میں نے ماما کو دیکھا تھا وہ کہہ رہی تھیں ہیزام کو کہو اس لڑکی کو نقصان نہ پہنچنے دینا اسکی حفاظت کرنا" وہ اسکی پچھلی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے بولی

ہیزام نے چونک کر اسے دیکھا

"اور۔۔۔۔اور کیا کہا ماما نے؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اور تو کچھ بھی نہیں کہا"

ہیزام نے اضطراب کے مارے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور گہری سانس لی

"آپ کو پتہ ہے کونسی لڑکی؟"

"نہیں۔۔۔۔۔۔۔مجھے نہیں پتا" ہیزام غیر مرئی نقطے کو دیکھتے ہوئے بولا

"تو پھر اب آپ کیا کرے گے؟"

"جب مائیں اس دنیا سے چلی جاتی ہیں نا تو اولاد جتنی بھی نافرمان ہو اسکی ایک خواہش ہوتی ہے کہ ایک دفعہ ہماری ماں ہمیں کوئی کام بولے یا ایک دفعہ ہمیں ڈانٹے۔ میں تو ماما کے ہوتے ہوئے بھی ماما کی بات نہیں ٹالتا تھا اب کیسے ٹال سکتا ہوں"

www.novelsclubb.com

وہ نرم لہجے میں بول رہا تھا ایک ایک لفظ نرمی سے ادا کرتا لہجے میں اداسی کا عنصر نمایاں تھا

شاہزیب یزدانی اپنے گھر کے لاؤنج میں شعیب یزدانی اور زینت بیگم کے ساتھ بیٹھا تھا۔

"بھئی میں تو زمل کو وہاں دیکھ کر حیران ہی ہو گئی تھی"۔زینت بیگم ابھی بھی حیران اور خوش تھیں۔

"ویسے وہ تو تمہاری شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی تھی اب کیا ہوا؟"شعیب یزدانی نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔

"پتہ نہیں شاید اسے کوئی خواب آئی ہو کہ شاہزیب یزدانی معصوم ہے"اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

"اور تم نے مجیب درانی کو اگیزیبیشن پر کیوں انوائیٹ کیا تھا؟ تمہیں پتا ہے زمل اور اس کے بیچ کے تنازعات کا"

"مجیب درانی؟اوہ مسٹر پرفیکٹ!"

"جانتا ہوں لیکن میں نے نہیں اسے بلایا پتہ نہیں کس نے بلایا"اس نے کہتے ہوئے زینت بیگم کو دیکھا تھا

"بھئی میں کیوں بلاؤں گی اسے ؟"زینت بیگم اس کی نظریں خود پر محسوس کرتی ہوئی حیران ہوتے ہوئے بولیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ماما میں نے کب کہا کہ آپ نے انوائیٹ کیا تھا اسے ؟" وہ کہتے ہوئے اٹھا اور اپنے کمرے کی طرف چل دیا

اس کے جانے کے بعد شعیب یزدانی زینت بیگم کو غصے سے دیکھ رہے تھے۔

"تم نے اسے کیوں بلایا تھا؟"

"اس میں کیا بڑی بات ہے۔۔۔۔۔ آپ کے لئے ہی تو بلایا ہے میں نے اگر ہم اس کے ساتھ تعلقات اچھے رکھیں گے تو اگلا پراجیکٹ آپ مجیب درانی کے ساتھ کریں گے اس میں آپ کا ہی فائدہ ہے" وہ مصنوعی ناراضگی دکھاتے ہوئے بولیں

شعیب یزدانی کے چہرے پر غصہ اب کم ہو چکا تھا لیکن ہنوز ویسے ہی زینت بیگم کو تک رہے تھے۔

"آپ کے لئے جتنا بھی کچھ کر لوں آپ کی شکی سوچ کبھی ختم نہیں ہو گی" وہ کن اکھیوں سے ان کو دیکھتے ہوئے بولیں

"اچھا اب موڈ ٹھیک کر و اپنا میں تم پر شک کیوں کروں گا" اب کی بار وہ بھی نارمل لہجے میں بولے

کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اس کے ذہن کے پردوں پر ایک منظر ابھرا۔یہ تب کی بات ہے جب شاہزیب یزدانی زمل کو انوائیٹ کرنے اس کے آفس گیا تھا۔

آفس سے نکلتے ہوئے اس کی آنکھیں اداس تھیں اس نے پینٹ کی جیب سے موبائل نکالا اور اس پر چند نمبرز ڈائل کیے۔

اب وہ فون کان سے لگائے گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"ہیلو" کچھ ہی دیر میں ایک بھاری مردانہ آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی اب وہ گاڑی میں بیٹھ رہا تھا

www.novelsclubb.com

"ارسل مجھے تم سے ایک ضروری کام ہے" شاہزیب چلتے ہوئے کہہ رہا تھا

"بولو" کانوں میں مصروف سی آواز ابھری

"میں چاہتا ہوں کہ وہ میری کامیابی پر میرے ساتھ ہو" شاہزیب گہری سانس بھر کر رہ گیا

"کام کیا ہے؟" وہ سخت لہجے میں بول رہا تھا

"وہ بغیر ثبوتوں کے مجھے معاف نہیں کرے گی تم کہیں سے بھی اسے ثبوت لا کر دکھا دو تا کہ اسے یقین آجائے"

"ٹھیک ہے ڈیٹیلز بھیج دو ہو جائے گا کام۔۔۔۔۔ لیکن پے منٹ پہلے کرو" ارسل کی طرف سے کسی قِسم کی رعایت نہیں تھی۔

"بتاؤ کتنے پیسے چاہئیے" گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اس نے کہا

"دو لاکھ"

"دو لاکھ؟ تمہارا دماغ خراب ہے چھوٹے سے کام کا میں تمہیں دو لاکھ دوں؟" یگنیشن میں چابی گماتے ہوئے وہ چونکا تھا

"جاؤ پھر خود ہی کر لو جو کرنا ہے۔۔۔۔ ویسے محبت کے لئے لوگ جانیں تک دے دیتے ہیں ایک تم ہو دو لاکھ دیتے ہوئے موت پڑ رہی ہے" دوسری جانب سے سڑیلے لہجے میں کہا گیا

"ٹھیک ہے اپنی محبت کا صدقہ سمجھ کر دے دوں گا" شاہزیب گہری سانس بھرتے ہوئے بولا۔

"صدقہ دینے کے لئے غریبوں سے دنیا بھری پڑی ہے مجھے میرے کام کا معاوضہ دو" اور اس نے رابطہ منقطع کر دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شاہزیب گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا

"دامین ارسل"(The Mean Arsal)

یہ اتوار کی صبح تھی لاہور کی حبس اور گرمی میں کافی حد تک کمی آچکی تھی۔ زمل رف ٹراؤزر شرٹ پہنے بالوں کو گول مول جوڑے میں باندھے ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھی تھی اور ہاتھ میں کافی مگ پکڑا تھا۔ جس کے وہ وقفے وقفے سے گھونٹ لے رہی تھی سامنے وقار فاروقی بیٹھے تھے۔

"زمل میں تمہارے فیصلے سے بہت مطمئن ہوں تم نے اچھا کیا شاہزیب کو معاف کر کے یقین کرو تو معاف کرنے سے انسان بہادر ہوتا ہے" وہ واقعی خوش تھے

"آپ یو کے کیوں جا رہے ہیں" زمل موضوع بدلتے ہوئے تیکھے لہجے میں بولی۔

"ضروری کام کے لئے جا رہا ہوں"

"کیسا کام؟" زمل جانچتی نہریں ان پر جتائے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا میں سوچ رہا تھا کہ یو کے میں اپنے دوست کے ساتھ پاٹنر شپ کر لوں صرف اسی لئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اونہوں نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔

"اور وہ دوست کون ہے؟" زمل کا لہجہ تفتیشی تھا۔

"اوہ کم آن زمل! میں تمہارا باپ ہوں، تمہیں جواب دہ نہیں ہوں" وہ اسے کچھ باور کرواتے ہوئے بولے

"تو آپ سیدھا کہیں نا کہ پرانی یادوں کی بہتی گنگا میں ہاتھ ڈالنے جا رہے ہیں" اس کے لہجے کا طنز واضح تھا

"ک۔۔۔۔۔۔ کیا۔۔ مطلب زمل؟" وہ کچھ چھپا رہے تھے اور زمل جانتی تھی کہ وہ کیا چھپا رہے ہیں۔ وہ حیران کن نظروں سے دیکھتے ہوئے بولے۔

"ڈیڈ اب میں کوئی بچی نہیں ہوں جسے آپ کچھ بھی کہیں گے تو خاموش ہو جاؤں گی"

وہ خاموش ہو گئے۔

کچھ پل خاموشی کی نظر ہو گئے میں کچھ دیر میں شاپنگ کے لیے جا رہی ہوں۔ آپ ڈرائیور کو لے جائے گا ائیر پورٹ تک" وہ اٹھتے ہوئے بولی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ڈ تم مجھے چھوڑنے نہیں جاؤ گی؟"

"جس طرح آپ مجھے لینے آئے تھے ؟۔۔۔۔۔۔۔۔اوہ کم آن ڈیڈ آپ بچے تھوڑی ہیں جن کو میں ائیر پورٹ چھوڑنے جاؤں" وہ کچھ باور کرواتے لہجے میں بولی۔

"تم اپنے باپ سے مقابلے بازی کر رہی ہو؟" وہ صدمے سے اسے دیکھتے ہوئے بولے۔

زمل نے استہزائیہ سر جھٹکا اور اٹھ کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی پیچھے وقار فاروقی گہری سانس بھر کر رہ گئے۔

"میں تمہارے لئے خود کو جتنا بھی بدل لوں تم میرے بارے میں اپنی رائے کبھی نہیں بدلو گی زمل" وہ خود کلامی کی کیفیت میں بولے لہجے میں گلٹ واضح تھا۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بعد وہ براؤن اسکرٹ کے ساتھ وائٹ شرٹ پہنے شاپنگ مال میں تھی ہاتھ میں کچھ شاپنگ بیگز تھے۔آج وہ سلیمان منزل میں ڈنر پر انوائیٹڈ تھی تو ان کے لئے کچھ گفٹس لینے کے

لئے آئی تھی اور ایک ہی روٹین میں رہتے ہوئے وہ تھک چکی تھی۔ تو آج شاپنگ کی جائے وہ پورے انہماک سے شاپنگ میں مصروف تھی

جب ایک جگہ پرفیومز کے سامنے رک گئی ایک پرفیوم پر وہ نظریں جمائے ہوئے تھے اس نے پرفیوم پکڑنے کے لئے ہاتھ بڑھایا جب عقب سے آتی آواز پر وہ مڑی۔

"میڈم یہ مینز (آدمیوں) کے لئے ہیں" ہیزام سلیمان اس کے پیچھے بتیسی نکالے ہاتھ سینے پر باندھے کھڑا تھا ایک شاپنگ بیگ اس نے بھی ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا۔

"ہیزام آپ میرا پیچھا کر رہے ہیں؟"

"نہیں نہیں میڈم اللہ معاف کرے میں ایسا نہیں ہوں جیسا آپ سمجھ رہی ہیں میں ایک شریف آدمی ہوں بس ہمارے راستے ٹکرا رہے ہیں" وہ نرم لہجے میں مسکراتے ہوئے شوخ انداز میں بولا

"آج کل آپ کے اور میرے راستے کچھ زیادہ ہی ٹکرا رہے ہیں" زمل سر اثبات میں ہلاتے ہوئے بولی۔

"قسمت اچھے لوگوں کو اچھے انسان سے ملوانا پسند کرتی ہے"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زمل اب پرفیومز چھوڑے آگے کو چلنے لگی ہیزام بھی اس کے ساتھ چلنے لگا۔

"ویسے آپ منگنی شدہ ہیں؟" ہیزام نے رازداری سے پوچھا

"نہیں"

ڈشادی شدہ ہیں؟"

"نہیں"

"کوئی بوائے فرینڈ ہے؟"

زمل نے ایک سخت نظر اس پر ڈالی

"اچھا سوری میں بس پوچھ رہا تھا کہ آپ مین پرفیوم کیوں دیکھ رہی تھیں" وہ ہاتھ سرنڈر کرنے والے انداز میں اٹھاتے ہوئے بولا۔

"ہیزام سلیمان میں اپنے ڈیڈ کو گفٹ کر سکتی ہوں؟"

"ایڈی تسی چنگی اولاد" (اتنی آپ اچھی اولاد) وہ بس سوچ سکا کہہ نہ سکا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟"

"شاپنگ کے لئے آیا تھا تو آپ مل گئیں"

زمل نے اثبات میں سر ہلایا

"آپ اکیلی آئی ہیں۔۔۔۔آئی مین لڑکیاں اپنی دوستوں کے ساتھ شاپنگ کرتے ہوئے زیادہ کمفرٹیبل ہوتی ہیں نا"

زمل نے گردن موڑ کر سرمئی آنکھوں کو دیکھا

"کیا میں نے کچھ غلط بولا؟" وہ ہڑبڑا کر بولا

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"میں دوست نہیں بناتی زندگی میں صرف ایک کو دوست بنایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن وہ لڑکی نہیں ہے"

ڈآپ دوست کیوں نہیں بناتی؟۔۔۔۔انسان کو دوست بنانے چاہیئے دوست آپ کی شخصیت سنوارتے بھی ہیں بگاڑتے بھی ہیں۔۔۔۔۔۔۔جتنے زیادہ دوست اتنے زیادہ سبق اور ایڈونچرز"

وہ نارمل انداز میں اس کے ساتھ چلتے ہوئے کہہ رہا تھا اپنی شاپنگ تو اسے بھول ہی گئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پتا نہیں شاید جب لوگوں کی پہچان ہونا شروع ہوتی ہے تو دوستی تو دوران کے ساتھ نرم لہجے میں بات کرنے کا دل نہیں کرتا"

ہیزام کچھ دیر خاموش رہا اب وہ لڑکیوں کے کچھ ڈریسز دیکھ رہی تھی اپنے ساتھ ایک پنک کلر کی شرٹ لگاتے ہوئے وہ آئینے میں دیکھ رہی تھی اور ساتھ ہی سنجیدہ لہجے میں اس سے مخاطب تھی۔

"بائی داوے میں بہت فرینک نیچر ہوں جہاں جاتا ہوں دوست بنالیتا ہوں"

"جانتی ہوں" اب وہ گرے کلر کی سلک کی شرٹ اپنے ساتھ لگاتے ہوئے آئینے میں خود کو دیکھ رہی تھی پھر ہیزام کی طرف مڑی

www.novelsclubb.com

"آپ کیسے جانتی ہیں"

"کیسی ہے یہ شرٹ ؟" زمل نے اس سے پوچھا زندگی میں پہلی بار تھا جب زمل نے کسی کی رائے پوچھی تھی یہ دن تاریخ میں لکھا جانا چاہیئے۔

ہیزام مسکرایا" بہت اچھی ہے" زمل دو تین اور شرٹس لئے کاؤنٹر کی طرف بڑھ رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میرا پرابلم یہ ہے کہ میں لوگوں کو بہت جلدی پہچان لیتی ہوں "زمل کاؤنٹر کے سامنے کھڑی اس کے پچھلے سوال کا جواب دے رہی تھی۔

"یہ پرابلم تو نہیں ہے۔۔۔۔ان فیکٹ یہ تو بہت اچھی بات ہے"

"پتہ نہیں میری اس انرجی کی وجہ سے میں لوگوں کے ساتھ ان کمفرٹیبل ہو جاتی ہوں"

"سمجھ سکتا ہوں "وہ سمجھنے والے انداز میں بولا

کچھ دیر بعد وہ دونوں مال سے باہر نکل رہے تھے۔اپنی اپنی گاڑیوں کی طرف بڑھتے ہوئے ان دونوں نے ایک دوسرے کی طرف مسکراہٹ اچھالی۔

اور پھر زمل کی گاڑی اسٹارٹ ہوئی کچھ ہی دیر میں زمل کی گاڑی نے رفتار پکڑ لی ہیزام بھی اپنی گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی کی رفتار تیز کر دی۔

زمل کی چہرے پر ایک نرم سا تبسم تھا ایک مسکان ہولے سے لبوں کو چھوتی اور پھر غائب ہو جاتی کیا ہم یہ سمجھیں کے محبت کی ایک اور کہانی شروع ہو چکی ہے؟

"میں اس کے ساتھ اتنی کمفرٹیبل کیوں ہو جاتی ہوں؟" وہ خود کلامی کی کیفیت میں بولی

www.novelsclubb.com

"اس کے ساتھ ہونے پر ایسا لگتا ہے اس سے کوئی پرانا تعلق ہو میرا" زمل کچھ سوچتے ہوئے بول رہی تھی

"میں چاہ کر بھی اس کے ساتھ سخت نہیں ہو پاتی"

وہ گاڑی ڈرائیو کرتے سوچوں میں گم تھی ذہن کے پردے پر بار بار سرمئی آنکھوں والی وہ معصوم اور شریف سی شکل چھا رہی تھی۔زمل نے سر جھٹکا اور گاڑی کی رفتار تیز کر دی۔

www.novelsclubb.com

ہیزام گاڑی میں بیٹھا تھا گاڑی کی رفتار کافی کم تھی۔

"کیا وہ میرے ساتھ کمفرٹیبل ہو جاتی ہے؟" وہ خود کلامی میں بولا

"کیا میں اس کے ساتھ کچھ غلط تو نہیں کر رہا؟"

"کیا وہ مجھ پر بھروسہ کرنے لگی ہے؟" دل نے سوال کیا

ان سوالوں سے الجھتے ہیزام سلیمان کے ذہن کے پردوں پر ایک منظر چلا ہیزام دس سال کا تھا اپنے گھر کے لان میں وہ اپنے سامنے بیٹھی ایک عورت کی باتیں بہت غور سے سن رہا تھا۔

"ماما اسکا بے ہیو ئیر سب کے ساتھ روڈ ہوتا لیکن میرے ساتھ وہ نارملی بات کرتی ہے؟" وہ الجھتے ہوئے اپنی ماما سے کچھ پوچھ رہا تھا

"کیونکہ وہ آپ پر ٹرسٹ کرتی ہے اگر کوئی آپ پر ایک دفعہ ٹرسٹ کرے تو اسے کبھی بھی توڑنا نہیں" اسکی ماں اسے پیار سے سمجھا رہی تھیں

ہیزام نے اثبات میں سر ہلایا۔

پیچھے سے آتی گاڑی کا ہارن اسے حال میں لایا

مس زمل فاروقی آپ ہیزام سلیمان پر بھروسہ کرنے لگی ہیں تو وعدہ ہے آپ سے آپ کا بھروسہ نہیں ٹوٹے گا اس نے خود سے ایک عہد کیا اور گاڑی کی رفتار تیز کر دی۔

www.novelsclubb.com

زمل گھر آئی تو وقار فاروقی ائیر پورٹ کے لئے نکل چکے تھے اس نے اپنی ساری شاپنگ لاؤنج کے صوفے پر رکھی اور خود بھی ساتھ ہی بیٹھ گئی۔

"بانو۔۔۔۔جوس لادو" زمل نے آنکھیں موندے اونچی آواز میں کہا

"جی باجی ابھی لائی" وہ بھاگتے ہوئے آئی تھی

بانو بھاگتے ہوئے آئی اور پھر چلی گئی

کچن میں کھڑی بانو اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی۔

"ویسے اماں ان امیر لوگوں کو اپنے گھر والوں سے پیار کیوں نہیں ہوتا؟"

"اب کیا ہو گیا تمہیں" اس کی اماں جیسے اس کے سوال جواب سے تنگ تھی۔

"میں سوچ رہی ہوں جب زمل باجی اس دن آئی تو صاحب کو کوئی پرواہ نہیں تھی کہ ان کے بیٹی اتنے عرصے بعد گھر آئی ہے اور اب صاحب گئے ہیں تو زمل باجی ملی بھی نہیں ان سے"

"ہاں یہ تو تو بات صحیح کر رہی ہے ویسے ماں باپ جیسے مرضی بھی ہوں پھر بھی اولاد کو ایسا نہیں کرنا چاہئے" وہ اس کی بات سے متفق تھی۔

"زمل باجی نے کیا کیا؟ اماں اس نے تو صرف بدلہ ہی لیا ہے"

"لے ہاں بدلہ اپنے باپ سے ہی لینا تھا؟" وہ ذفسوس کرتے ہوئے بولیں۔

"تو اور کیا اماں تیرے سے لے بدلہ؟ اماں شکر کر یہ آپس کے غصے آپس میں ہی نکالتے ہیں نہیں تو یہ لوگ ہماری جان ہی کھاتے رہتے"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہائے نفیسہ بیگم ہوتی تو آج یہ دن نہ دیکھنے پڑتے"

"وہ کون ہے اماں"

"زمل کی ماں بالکل زمل ان کے جیسی ہے زمل کی طرح ہی سوہنی تھی پر عادت کی بڑی اچھی تھی غصے کا تو پتا بھی نہیں کہ کیا ہوتا ہے"

"تو پھر کہاں گئی" وہ متجسس نظر آتی تھی

"بس ایک غلطی انسان کو برباد کر دیتی ہے"۔۔۔۔۔۔اچھا اب غلطی سے بھی ان کا نام کسی کے سامنے نہ لے لینا" وہ آخر میں تنبیہہ کرتے ہوئے بولیں

اس نے اثبات میں سر ہلا کر یقین دہانی کروائی

"یہ لے جوس پکڑ دے کے آ" وہ جوس پکڑاتے ہوئے بات بدل گئیں۔

یزدانی ہاؤس میں اس وقت دو نفوس لان میں ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے تھے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شاہزیب تم اپنی عمر کے لوگوں کو دیکھو ہر کوئی بزنس کر رہا ہے تم کیا پینٹنگز میں اپنا وقت ضائع کرتے پھر رہے ہو" شعیب یزدانی چائے کے گھونٹ بھرتے ہوئے کہہ رہے تھے

"میں اپنا وقت ضائع نہیں کر رہا میں نے بھی اچھی خاصی شہرت کمالی ہے" شاہزیب کا انداز بے نیاز سا تھا۔

"اور اس شہرت سے تم پیٹ بھر و گے؟" وہ استہزایہ بولے

"بزنس مین جب مرتا ہے تو اس کے لئے اسکا پیسہ نہیں روتا لیکن ایک مشہور انسان جب مرتا ہے تو اس کے لئے لوگ روتے ہیں۔۔۔پیسہ کمانے سے بہتر ہے کہ میں انسان کماؤں" وہ دور خلا میں دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔

"تمہاری یہ باتیں میری سمجھ سے باہر ہیں ابھی میں زندہ ہوں کل نہیں ہونگا ایک آرٹ پیس بنانے میں تم کتنا وقت لگاتے ہو اور بدلے میں تمہیں صرف چند لوگوں کی تعریف ملتی ہے" وہ اس کو احساس دلا رہے تھے

"میں اس میں خوش ہوں ڈیڈ آپ بھی خوش رہیں۔۔۔زیادہ کی خواہش انسان کو ناشکرا بنا دیتی ہے" وہ نرم لہجے میں ان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم زمل کو ہی دیکھ لو تمہاری عمر کی لڑکی ہو کر کتنا آگے لے گئی ہے وقار صاحب کے بزنس کو۔۔۔۔۔کیا تھا وہ اور کہاں تک جا پہنچا ہے صرف اپنی بیٹی کی ذہانت اور محنت کی وجہ سے" وہ اپنا آخرہ حربہ استعمال کر رہے تھے

"ڈیڈ آپ مجھے اس سے یا کسی سے بھی کمپیئر نہ کریں پلیز میں اپنی جگہ پر بہت کامیاب ہوں۔۔۔۔۔کامیابی کا تعلق پیسوں سے نہیں ہوتا سمجھ جائیں آپ" اب کے اس کا لہجہ اکتایا ہوا تھا۔

"خیر تم یہ بتاؤ زمل کے اور تمہارے تعلقات کیسے ہیں" شعیب یزدانی موضوع بدلتے ہو بولے

"ٹھیک ہیں" اس نے سرسری سا جواب دیا سچ تو یہ تھا کہ ان کے بیچ فاصلے آچکے تھے جسکا اندازہ شاہزیب کو ہو گیا تھا۔

"تو پھر اس بار اس سے شادی کر لو" انہوں نے اپنی رائے سامنے رکھی

"نہیں اب وہ نہیں مانے گی" وہ اب بھی دور خلا میں دیکھ رہا تھق

"تو تم مناؤنا اسے"

www.novelsclubb.com

"آپ اسے جانتے ہیں۔۔۔۔۔۔ محبت تو اسے پہلے بھی نہیں تھی مجھ سے۔۔۔۔ پھر بھی مان گئی تھی لیکن اس بار نہیں مانے گی نہ ہی میں اب ایسا کچھ چاہتا ہو وہ دوست بن کر ہی رہے تو بھی کافی ہے"

"گدھے ہو تم۔۔۔۔نہ تمہارا اپنے بزنس میں دیہان ہے اور نہ ہی اس کے بزنس میں" اب کی باران کے انداز میں واقعی تضحیک تھی۔

شاہزیب نے ان کو شاکی نظروں سے دیکھا

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو، کچھ غلط کہا ہے کیا میں نے؟"

"ڈیڈ مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی" وہ نفی میں سر ہلاتا ہوا چلا گیا۔اسکا چائے کا کپ بغیر چھوئے ویسے ہی ٹیبل پر اپنی ناقدری برداشت کرتا رہا یہاں ہوتا نا کوئی چائے کا عاشق تو اس کی عید ہو جاتی۔

www.novelsclubb.com

رات سارے میں پھیل چکی تھی ہیزام سلیمان اپنے کمرے کی بالکونی میں کھڑا کسی سے فون پر بات کر رہا تھا بالکونی سے وہ اپنے گھر کے لان میں دیکھتے ہوئے کچھ بول رہا تھا۔ جب کوئی گاڑی سلیمان منزل کے سامنے آکر رکی ڈرائیور نے پچھلا دروازہ کھولا تو زمل فاروقی گاڑی سے باہر نکلی پاؤں میں اونچی ہیلز، پرپل کلر کی لانگ اسکرٹ کے ساتھ ڈارک پرپل شرٹ پہنے بالوں کو کرلز کر کے کندھوں پر ڈالا گیا تھا۔ ہیزام اسے دیکھ کر رک گیا تھا اب زمل نے ہاتھ میں کچھ شاپنگ بیگز پکڑے اور اندر کی طرف بڑھ گئی ہیزام نے رابطہ منقطع کیا اور نیچے کی طرف بھاگا۔

اب وہ لاؤنج میں سلیمان صاحب اور جنت سلیمان کے ساتھ بیٹھی تھی مسکرا کر کسی بات کا جواب دیتی ہوئی وہ بہت اچھی لگ رہی تھی ہیزام سلیمان لاؤنج میں آیا اور زمل کو سلام کہا زمل جواباً مسکرائی اب وہ ایک سنگل صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھا تھا

"زمل آپ شاہزیب یزدانی کی دوست ہیں نا؟" جنت نے جیسے بات کرنے کا کوئی سرا ڈھونڈا لیکن نا جانے کیوں اس لڑکی کو شاہزیب یزدانی کے علاوہ کوئی بات کیوں نہیں آتی تھی۔

ہیزام نے گلا کھنکھار کر اسے چپ کروانی کی ناکام کوشش کی لیکن اس ڈھیٹ پر اثر نہ ہوا وہ زمل کی طرف دیکھتی جواب کی منتظر تھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی شاہزیب اور میں بچپن کے دوست ہیں"

"میں ان کی بہت بڑی فین ہوں۔۔۔۔آپ کو تو پتہ ہے وہ کتنے اچھے آرٹسٹ ہیں" جنت پر جوش لہجے میں بول رہی تھی۔

"اگر مجھے پہلے پتہ ہوتا کہ آپ اس کی فین ہیں تو میں اسے بھی یہاں لے آتی" زمل نے مسکرا کر نرم لہجے میں کہا

"کیا آپ شاہزیب یزدانی کو ہمارے گھر لا سکتی ہیں۔۔۔۔وہ اتنے مشہور ہیں ہمارے گھر آ جائیں گے ؟" وہ بے یقینی سے بولی "شاہزیب یزدانی زمل کو کبھی کسی بات کے لئے منع نہیں کر سکتا" ہیزام اب نرم لہجے میں بولا تھا اور جنت کو دیکھتے ہوئے ایک گھوری سے بھی نوازا تھا جو کہ زمل سے چھپی نہ رہ سکی۔

"ہمارے گھر ایک ہی لڑکی ہے جو تمہیں اچھی کمپنی دے سکتی ہے لیکن وہ بھی تمہارے دوست کی فین ہے" سلیمان صاحب مسکراتے ہوئے بولے

"نہیں نہیں کوئی مسئلہ نہیں"

www.novelsclubb.com

"اچھا یہ باتیں چھوڑیں میں آپ کو اپنا فیملی البم دیکھاتی ہوں میں بس دو منٹ میں لے کر آئی"

جنت پر جوش انداز میں اٹھتے ہوئے بولی اور ہیزام کے تو مانو چھکے ہی اڑ گئے۔

"جنت رکو بعد میں دکھا لینا ابھی کھانے کا ارینجمنٹ دیکھ لو" ہیزام جلدی سے بولا

جنت ایک منٹ رک کر اس کے چہرے کو دیکھے گئی پھر اثبات میں سر ہلا کر کچن کی طرف چلی گئی

"میں دیکھتا ہوں جنت کو کیا پتہ چلنا ہے سلیمان صاحب اٹھتے ہوئے چہرے پر بشاشت لئے مسکرائے"

اب لاؤنج میں صرف ہیزام اور زمل ہی تھے

"مجھے دو ماہ کی جاب ہی دے دیں اب تو ہمارے فیملی ٹرمز بھی ہیں نا" وہ ایسے جاب مانگ رہا تھا جیسے پوری دنیا سے ریجیکٹ ہو چکا ہو۔

"آپ کل سے جوائن کر لے آفس"

"میرا انٹرویو؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اس کی ضرورت نہیں ہے آپ میرے اسسٹنٹ کی جاب کریں گے" جویریہ نے دو ماہ کی لیو مانگی تھی تو زمل نے ہیزام کو دو ماہ کے لئے اس کی جگہ رکھنے کا سوچ لیا تھا۔

"جی؟"

اس نے اثبات میں سر ہلایا تو وہ مسکرایا

"اب یہ دن بھی آنے تھے؟" ہیزام گہری سانس لیتے ہوئے بولا

آپ کو جاب اور دھکے چاہئے نا؟ زمل نے مسکراہٹ دبائے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ سکتا ہوں اب میں؟" بے چارہ معصوم لڑکا

اب ادھر ادھر کی باتیں شروع ہو چکی تھیں۔

www.novelsclubb.com

اگلی صبح کافی ٹھنڈی تھی بارش ابھی کچھ دیر پہلے ہی رکی تھی اور بارش کے بعد سڑکیں گیلی اور درختوں کے پتے دھلے دھلائے تھے ایسے میں اونچی عمارتوں کو بھی جیسے صاف کر دیا گیا ہو۔

ایہ ایک اونچی عمارت تھی اور اس عمارت کے فورتھ فلور پر ایک لمبی راہداری سے گزرتے ہوئے سامنے ایک آفس کے اندر جھانکوں تو اس آفس کے اندر ہی کھو کر رہ جاؤ گے۔اس کی ایک دیوار شیشے کی تھی جس سے باہر آسمان کے رنگ نظر آتے تھے اور اگر اس دیوار کے بالکل ساتھ کھڑے ہو کر دیکھو تو تم خود کو بلندیوں پر محسوس کرو گے شیشے کی دیوار کے عین سامنے دیوار پر ہلکے نیلے رنگ کی پینٹنگز ہوئی تھیں اور اس دیوار کے ساتھ شیشے کا ایک بڑا سا ایکویریم موجود تھا۔ جس میں مختلف رنگوں کی مچھلیاں تیرتی ہوئی نظر آرہی تھیں اور اسی آفس میں کرسی پر ایک چالیس پچاس سال کا سوٹڈ بوٹڈ بیٹھا آدمی جو کہ سخت تاثرات لئے ہوئے تھا آفس اسی کے شایانِ شان تھا اور اسی آدمی کے بارے میں مشہور تھا "مسٹر پرفیکٹ"۔

ٹیبل پر کچھ فائلز ترتیب سے رکھی گئی تھیں، سامنے ایک لیپ ٹاپ کھلا ہوا پڑا تھا، ایک طرف کسی گول سے گلاس کے طرح سٹینڈ میں کچھ قلم پڑے تھے اسی کے ساتھ ورلڈ گلوب پڑا تھا ان کے درمیان ٹیبل کی سطح پر ایک بورڈ پڑا تھا جس پر بڑا سا جلی حروف میں مسٹر مجیب درّانی لکھا ہوا تھا۔

مجیب درانی کے سامنے احمد ان کا پرسنل اسسٹنٹ کھڑا تھا

"سر مس زمل فاروقی نے اسلام آباد میں اپنا ایک نیا پراجیکٹ سٹارٹ کر دیا ہے اور وہ بہت تیزی سے بزنس کی دنیا میں ابھر رہی ہیں"۔ وہ مودب انداز میں کھڑا بتا رہا تھا۔

"احمد تم میری اس کے ساتھ ایک میٹنگ ارینج کرواؤ جتنی جلدی ہو سکتا ہے اتنی جلدی" مجیب درّانی نے تھوڑی کھجاتے ہوئے کہا۔

"جی سر" وہ کہتے وہ چلا گیا

جبکہ مجیب درانی کے زہن میں سوچوں کا سمندر بہنے لگا۔۔۔۔ کیا تم اس سوچوں کے سمندر میں اترنے کے لئے تیار ہو؟

زمل ابھی آفس میں داخل ہوئی تھی سرمئی لیڈیز ٹو پیس پہنے بالوں کی اونچی پونی بنائے پاؤں میں چار انچ کی ہیل پہنے وہ یردن کی طرح آج بھی مکمل تیار لگ رہی تھی۔اس کے پیچھے ہی ہیزام بھی داخل ہوا تھا وہ آج سفید ڈریس شرٹ کے ساتھ سیاہ پینٹ پہنے بڑھے ہوئے شرٹ کے بازو کہنیوں تک موڑے، پاؤں میں سیاہ بوٹس پہنے، بالوں کو جیل کی مدد سے پیچھے کو جمائے آج مختلف لیکن ہینڈسم لگ رہا تھا

"ہائے باس کیسی ہیں آپ" ہشاش بشاش لہجے میں زمل کی برابری کرتے ہوئے بولا۔

"آپ لیٹ ہیں" زمل کلائی پر بندھی گھڑی کو دیکھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں بولی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں تو آپ کے ساتھ ہی آیا ہوں" ہیزام نے توجیہ پیش کی۔

"اسسٹنٹ کو باس سے پہلے آفس میں موجود ہونا چاہیے" انداز میں کسی ملکہ کی سی سختی تھی

ہیزام نے اثبات میں سر ہلایا

"مجھے فولو کریں آپ" زمل آگے چلتے ہوئے بولی اب وہ زمل سے ایک قدم پیچھے چل رہا تھا چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔

"سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر؟" ہیزام شوخ مزاج کا بندہ کبھی سیریس ہو سکتا تھا؟

"میری پیچھے آئیں" زمل نے مڑ کر اسے سخت نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا اور پھر دوبارہ چلنے لگی

"اوکے" اس نے مسکراتے ہوئے سر ہوا میں مارا۔

www.novelsclubb.com

اب وہ کئی ایمپلائز کے کیبینز میں سے گزر رہی تھی جہاں سارے اپنے کاموں میں مصروف تھے ایک لڑکی فون پر مصروف تھی۔ زمل اس کے پاس ہی رک گئی۔

"تم مجھے اتنا اگنور کیسے کر سکتے ہو؟ تم کسی اور لڑکی میں انٹرسٹڈ ہو" دبا دبا چیخنے کی آواز آرہی تھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ لڑکی جو رخ موڑے بیٹھی تھی زمل نے اسکے کندھے پر پیانو کے انداز میں انگلیاں بجائیں تو اس نے مڑ کر دیکھا پھر جلدی سے کھڑی ہوئی۔اس کی آنکھوں پر خشک ہو چکے آنسوؤں کے نشان تھے۔

"یہ آپ کے ڈیوٹی آرز ہیں نا؟"زمل کی سخت نظروں نے اس لڑکی کے معصوم چہرے کا احاطہ کر رکھا تھا۔

"یس میم"

"تو پھر آپ اپنی محبت کی بھیک کسی اور وقت مانگ لینا ابھی فلحال کام کریں کیونکہ میں آپ کو آپ کے ایک ایک منٹ کا پے کرتی ہوں"زمل کے انداز میں تضحیک تھی سارے کام سے ہاتھ روکے اس لڑکی اور زمل کو دیکھ رہے تھے۔

"ائی ایم سوری میم"

زمل سر جھٹکتی آگے کو بڑھ گئی ہیزام اس کے پیچھے چل رہا تھا۔

"ہو سکتا ہے اسکی کوئی امپورٹنٹ کال ہو"ہیزام نے اپنی رائے دینا فرض سمجھا۔

"فارقی آرکیٹیکچرل کمپنی میں کام سے زیادہ امپورٹنٹ کچھ نہیں ہونا چاہئیے"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسکا امداز ایسا تھا کہ ہیزام نے اس کی پشت کو صحیح گھورا تھا۔

اب وہ آفس میں آگئی تھی اس کے پیچھے ہی جویریہ بھی آئی تھی۔

"ہیزام آپ میرا پورے ویک کا سکیجوئل مس جویریہ سے ڈسکس کر لیں" وہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی

"اور جویریہ آپ لنچ بریک کے بعد دو ماہ کی لیو پر جاسکتی ہیں آپ کی لیو اپروو ہو گئ" اب وہ جویریہ کی طرف متوجہ تھی اور سامنے رکھا لیپ ٹاپ کھولا۔

"تھینک یو میم"

اب وہ جانے لگی اور ہیزام کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا

"رکیں" زمل کی آواز پر دونوں نے اس کی طرف دیکھا۔

وہ واپس پلٹی۔

"مس جویریہ آپ ہیزام کو جاب کے بیسک اتھیکس بھی سیکھا دیجئیے گا" زمل کے انداز میں کیا سختی تھی ہیزام دل ہی دل میں سو بار پچھتایا تھا یہاں آنے پر۔

"اوکے میم" اس نے اثبات میں سر ہلایا اور چلی گئ ہیزام بھی اس کے پیچھے ہی چل دیا

www.novelsclubb.com

زمل اپنے کام میں مصروف ہو گئی تھی۔

جویریہ ہیزام کے سامنے کھڑی تھی

"پہلے میں تمہیں ایتھکس بتادیتی ہوں پھر ہم شیڈول ڈسکس کر لیں گے"

"یہ تم کیا ہوتا" "آپ" بولیں مجھے "ہیزام نے اسے ٹوک کر غلطی کی تھی۔

"کیوں تم میرے کون ہو جو میں تمہیں آپ بولوں" جویریہ نے اپنا ڈھیٹ پن دکھاتے ہوئے کہا۔

"دیکھیں محترمہ غیر مردوں کو آپ کہہ کر مخاطب کرنا چاہئیے" ہیزام اسے سمجھانے کے انداز میں بولا

"دیکھیں محترم اتنی عزت میں نے کبھی مردوں کو نہیں دی اور نہ ہی مرد اس قابل ہوتے ہیں اس لئے "تم" میرے پیچھے آؤ" وہ تم پر زور دیتے ہوئے بولی

"دیکھیں محترمہ میں ایک دفعہ پھر آپ کو کہہ رہا ہوں آپ مجھے تم نہ کہیں تمیز سے بات کریں مجھ سے اور دوسری بات مرد اس قابل ہوتے ہیں یا نہیں میں اس قابل ہوں" آہ شہزادے صاحب کے نخرے تو چیک کرو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ تمہارے لڑکیوں والے نخرے ختم ہوں گے یا پھر جویریہ بنت عامر تمہارا کھیل ختم کرے" جویریہ نے اب اسے وارننگ دینے والے انداز میں دیکھا۔

مطلب؟

"دیکھو جو لڑکی تمہیں آپ نہیں کہہ رہی وہ لڑکی اتنی خطرناک ہے کہ زیادہ بحث کی تو تمہارا سر پھاڑ دوں گی" اس کے لہجے کی کرواہٹ زمل فاروقی سے زیادہ تھی ہیزام کو اندازہ ہو گیا تھا۔

"ہم کام شروع کریں پلیز" اس نے بحث سے چھٹکارا پانے کے لیے سرا ڈھونڈا۔

"سوری بولو پہلے پھر شروع کریں گے" وہ سینے پر ہاتھ باندھے کھڑی ہو گئی۔

"میں کیوں سوری بولو آپ کام کریں نہیں تو میں باس کو شکایت کروں گا میں ان کا ہلکا پھلکا دوست ہیں" ہیزام اسے دھمکی دینے والے انداز میں بولا۔

جویریہ نے ایک زوردار قہقہ لگایا تو وہ حیران ہو کر دیکھنے لگا

"دیکھو مسٹر کام کے معاملے میں تو وہ اپنے باپ کو کچھ نہیں سمجھتی اور تمہاری قسمت خراب تم ان کے دوست ہو تمہارا تو وہ حال ہو گا کہ اللہ کی پناہ میری ہمدردیاں تمہارے ساتھ ہیں" وہ ہنسی دباتے بمشکل کہہ رہی تھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کافی دیر بعد وہ بولتی رہی اور ہیزام سنتا رہا بیچ میں ان دونوں کی نوک جھوک بھی چلتی رہی۔

کچھ دیر بعد وہ زمل کے آفس میں کھڑا تھا زمل اسے سنجیدہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"باس آپ کی میٹنگ ہے کل مجیب درانی کے ساتھ" وہ مودب انداز میں کھڑا تھا لیکن چہرے کی بشاشت کہیں نہیں گئی۔

زمل نے چونک کر اسے دیکھا پھر کچھ دیر سوچنے کے بعد اثبات میں سر ہلایا

"میری کافی کا ٹائم ہو گیا ہے اور ابھی تک کافی نہیں آئی" زمل نے تیکھی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا

"ائی ایم سوری لیکن مجھے مس جویریہ نے کہا تھا کہ آپ صرف صبح میں کافی لیتی ہیں اور وہ لے چکی ہیں" ہیزام نے زمل کو صفائی دی اور دل میں جویریہ بنت عامر کو صلواتیں سنائیں۔

"میں چار بار کافی پیتی ہوں صبح آفس آتے ہی، لنچ بریک سے پہلے، لنچ کے ایک گھنٹے بعد اور شام میں یاد رکھئے گا" زمل کا لہجہ سخت تھا نہ نرم

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے اثبات میں سر ہلایا اور دل ہی دل میں جویریہ بنت عامر کو ایک اور بار کئی القابات سے نوازا۔

یہ وہ زمل نہیں تھی جس سے وہ اکثر ملتا رہا تھا، اس کے بارے میں ورکرز اور امپلائز بالکل ٹھیک کہتے تھے کہ زمل فاروقی مغرور، اکھڑ، بدلحاظ اور بہت غصے والی ہیں کام کے معاملات میں صرف کام ہی امپورٹنٹ ہے اور آج کا دن ہیزام سلیمان کے لئے تو بہت تھکا دینے والا تھا زمل نے اسے جان بوجھ کر بھی کافی ٹف ٹائم دیا تھا۔

اب وہ اپنی گاڑی میں بیٹھا تھا اور کانوں میں ایک ننھا سا آلہ لگا رکھا تھا۔

"یار کہاں پھسا دیا تو نے۔۔۔۔میں تو تیرے مشورے پر عمل کر کے ایک ہی دن میں کئی ہزار دفعہ پچھتا چکا ہوں" ہیزام کا انداز ایسا تھا کہ وہ ابھی کچھ دیر میں غصے سے پاگل ہو جائے گا۔

"میں نے تو تجھے دل سے مشورہ دیا تھا اس کے علاوہ کوئی حل بھی تو نہیں تھا" دوسری طرف سے ایک بھاری آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی۔

"اچھا یہ بتاؤ کیا لگتا ہے تمہیں اس پر لگے شک درست ہیں؟" دوسری جانب سے پھر آواز ابھری۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے تو کچھ بھی مشکوک نہیں لگا لیکن پھر بھی میں دیکھ لوں گا اور مونسٹر کو میرا پیغام دے دینا اگر دو ماہ میں کام ہو گیا تو ٹھیک اور اگر نہ ہوا تو میں واپس چلا جاؤں گا" ہیزام اب سنجیدہ نظر آرہا تھا

"تُو فکر نہ کر اس نے یہ ٹاسک تجھے دیا ہی اس لئے ہے کہ تو دو ماہ سے پہلے کر لے گا" دوسری جانب سے پھر کچھ کہا گیا۔

"مجھے سمجھ نہیں آرہی پروفیشنل شوٹر کو اس طرح کے کام دے کیوں رہا ہے یہ منحوس آدمی" ہیزام سلیمان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کسی کا سر پھاڑ دے۔

"کیونکہ یہ کام تیرے علاوہ کوئی کر نہیں سکتا"

"چل بعد میں بات کرتا ہوں" کہتے ہوئے اس نے آلہ کان سے نکال دیا اور ڈیش بورڈ پر پھینک دیا۔

(جاری ہے)

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB